آج نہیں اصل چیز تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے

ہم آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کرسکتے جب تک آج سے تیاری نہ شروع کردیں

فضا میں روحانی بیماریاں ہمیشہ پھیلی رہتی ہیں۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 مارچ 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الحشر کی آیات 20,19 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ہر برائی اور گناہ کی وجہ انہیں معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے لیکن یہی بے احتیاطی انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول کر تقویٰ سے دور ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا اور پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ صرف دنیا کی ہی فکر میں نہ لگے رہو بلکہ جو اصل فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ دنیا و عقبیٰ میں کامیابی کا گر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کل کی فکر آج کرے، اس سے دنیا میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہوگا۔ قرآنی تعلیم ولتنظر نفس پر عمل کرنے سے نہ صرف انسان دنیا میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوتا ہے۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دار القرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت نکاح کے خطبہ میں بھی ہم پڑھتے ہیں۔ خطبہ نکاح کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مختلف امور کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو، اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو، سچائی کو اختیار کرو۔ اس کے ذریعہ سے نیک اعمال اور رشتے نبھانے کی تمہیں توفیق ملتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بھی نظر رہے گی۔ پھر صرف اپنی ذات تک ہی نہیں بلکہ اس وجہ سے اولاد بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوگی۔ پس اگر وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور اور عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے بلکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف راہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی سستیوں اور نااہلیوں کی وجہ سے اس دنیا کے مستقبل کو بھی اور اگلے جہان کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے، اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا، اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ مومن کو اپنے کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لیکر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی اور بین الاقوامی تمام معاملات پر تقویٰ سے چلنے کی طرف توجہ دلا دی۔ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکا دے کر فائدہ حاصل کیا جائے، دین سے اور ایمان سے دور لے جانے والا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلاء دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجے میں دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ روحانی بیماری جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اس معاشرے میں مستقل فضا میں روحانی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل اور علاج کی بھی ضرورت ہے۔ مومن کو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ پس ہر وقت اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے تقویٰ پر چلتے ہوئے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔ فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہیں جو ہمیں دنیا میں خدا تعالیٰ سے دور نظر آتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی انکاری ہیں، دوسرے وہ لوگ جن کو حقیقی اور سچا ایمان تمام طاقتوں والے خدا پر نہیں ہے اور تیسرے وہ لوگ ہیں جو دنیاوی بکھیڑوں میں اس قدر ڈوب گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، اس طرف توجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو بھلاتے ہیں وہ آخر کار ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کا اخلاقی انحطاط بھی ہوتا ہے اور روحانی تنزل بھی ہوتا ہے۔ اور آخر کار ذہنی سکون بھی جاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ گے تو پھر خدا فرماتا ہے کہ فاسقوں میں شمار ہو گے اور فاسق وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں اور اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ فرمایا کہ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔